

تھہیڈ و سپھڑہ

معاشرتی علم و معاشرت
اذ داکٹر سید معین الحق۔ ناشر مسلمان ایکٹھی۔ ۲۰ نومبر ۱۹۷۰ء

(اسلامی ہند پاکستان ۱۱، ۷۰ - ۷۱)

ہاؤ سنگ سوسائٹی۔ کراچی ۵۔ صفحات ۴۴۳ صفحات۔ قیمت ۴ روپے پچھڑیے۔

ڈاکٹر سید معین الحق ایک ماننے ہوئے سورج ہیں، اور تاریخ ہند پاکستان ان کا خاص

حوالوں سے زیر نظر رکتا ہے میں موصوف سے ہند پاکستان میں اسلام کے درود سے لے کر عالمگیر

کی وفات تک تک کے دور کی معاشرتی و علمی تاریخی سرتیک کی ہے۔ کتاب میں تاریخی عالات مغلی مٹاکے

ہیں، اس کا بیشتر حصہ علماء صوفیہ اور ادیباں کے حاکم اور اس طویل زمانے کی معاشرتی و علمی ثقافتی

سے گزینیں پرستی ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کے متعلق بڑی مفید اور تفصیلی معلومات دی ہیں،

عجب بات ہے فاضل مصنف نے ہند پاکستان میں اسلام کے درود کو صرف محمد بن قاسم

کے جیل تک مدد در کھا ہے۔ حالانکہ برصغیر میں اسلام ایک اور راستے سے بھی پہنچا، اور گواہیں کا

یہ آنا غریب نتوہات کی شکل میں نہ تھا۔ میکن ہندو ڈھن دنکر پر اس کے اثرات کہیں زیادہ دوڑ

اور گھرے پڑے۔ چنانچہ انہی کی وجہ سے نہ دوں میں نہ ہی بھیداری کا آغاز ہوا۔ اور ان کے

بان مذہبی اصلاحی تحریکوں کو نشووناپانے کا موقع ملا، کم و بیش اسی زمانے میں جب مسلمان اطراف

سنده میں داخل ہو رہے تھے، اسلام جزوی ہندوستان میں مسلمان تاجروں کے خدیعہ ہنچا،

اور مذہب اور مدنہ معاشرے پر اس کا غیر معمولی اثر پڑا۔ ڈاکٹر صاحب نے اسلام

کے اس طرف ہندوستان میں اسے کوشایا اس لئے زیادہ قابل توجہ نہیں کہا کہ وہ بزرگ علماء اقبال

کی اصطلاح کے مطابق قوم کی "شانِ بلالی" کے ذیادہ قائل نظر آتے ہیں اور شانِ "جمالی" کے کم۔

ڈاکٹر صاحب نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ "ہندوپاکستان میں بیاسی اور فوجی رہنماؤں نے اشاعت اسلام میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لی ... " لیکن یہ بات صرف ان کے لئے مخصوص نہیں بلکہ اس سے بہت پہلے اسمی فرمائرواؤں کی بھی تہی پالیسی تھی، بلکہ اکثر صورتوں میں ان کے صوبے دار اور حکام ہندوپاکستان کے سیاسی رہنماؤں کی طرح غیر مسلمانوں کا دائرہ اسلام میں آتا پسند نہیں کرتے تھے۔ پھر انہوں نے صافیر کی طرح مشرق و سطی میں بھی اسلام سیاست کے واسطے کے بجائے دوسرا داسٹوں سے پہلیا۔ اور کچے مذہب کی بھی خوبی ہوتی ہے۔

اسلام کی لشروا شاعت میں صوفیاء، علماء، اور ادباء کا جو حصہ ہے، ڈاکٹر صاحب نے اس کی ہر یہ صبح نشان دی فرمائی ہے۔ لکھتے ہیں : " ... تبلیغ کا کام تقریباً صوفیاء ای کے ذمے ہو گیا۔ بر صافیر میں اسلامی معاشرہ کی تشکیل اور تعمیر میں بہت بڑا حصہ صوفیاء کا ہے۔ صوفیاء کے بعد علماء اور ادباء رہتے ہیں۔ علماء میں تولیض نے درس و تدریس کے علاوہ تبلیغی خدمات بھی انجام دیں۔ لیکن معاشرہ پر ادباء کا اثر صرف ان کی تفانیت کے ذریعہ ہوا " ۔

بر صافیر کی اسلامی تاریخ میں اکبر اور عالمگیر و پڑتے اور تنادیع فیہ کردار رہے ہیں۔ اس کتاب میں ہر دو پر بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے بجا طور پر اکبر کی سخت مذمت کی ہے، اور اس پر وہ سب الزامات ثابت کئے ہیں، جن کا بایوپنی نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے۔ جہاں تک عالمگیر کا تعلق ہے اس کے مخالفوں نے اس پر جو الزامات لگائے ہیں ان سب کا جواب ہے۔

اکبر کے ذکر میں ڈاکٹر صاحب مولانا ابوالکلام آزاد مترجم پر بھی برسے ہیں، اور ان کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں کہ ایک سمجھدہ علمی کتاب میں اور ایک ایسے فاضل و ولائق مصنف کے قلم سے ان کی توقع نہیں ہوتی چلہیے۔ مولانا آزاد نے "ذکر" میں مخدوم الملک اور عبد المتنی کا ذکر "علمائے سکریکے طور پر" کیا ہے۔ اس پر ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں : " ... گروہ علماء پر یہ کمزی تقدید ایک ایسے مولانا کے قلم سے اچھی نہیں معلوم ہوتی، جو خود اپنی لیدری قائم رکھتے کی قابلیت پر غیر مسلموں کی قیادت میں ان ہی کی ہم نوائی کرتے رہے ہوں اور آخر عمر میں لاکھوں مسلمانوں کی آبرویزی اور قتل کا